Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

۴ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

جلد ۴۰/۶ ۲۹ ہجرت ۱۳۳۱ ہش ۲۹ مئی ۱۹۵۲ء نمبر ۱۲۴

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر مخدوم زادہ حسن محمود نے اپنی کابینہ مرتب کر لی

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ارکان کی تعداد ۳۶ تک پہنچ گئی!

بغداد الجدید ۲۸ مئی: مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر مخدوم زادہ حسن محمود نے آج اپنی کابینہ کے نام امیر بہاولپور کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ نئی کابینہ کل ڈیرہ نواب میں اپنے عہدہ کا حلف اٹھائے گی۔ مخالف پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے ایک ممبر بشیر احمد صاحب جیمہ آج مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے اپنی شمولیت کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین کے اس بیان کی وجہ سے کہ مخالف پارٹی کو مسلم لیگ کی بائیں بازو والی جماعت نہیں کہا جا سکتا میں نے مخالف پارٹی کی رکنیت کو ترک کر کے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اس طرح اب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ارکان کی تعداد ۳۶ تک پہنچ گئی ہے۔

مخالف پارٹی کے ایک لیڈر نے مطالبہ کیا ہے کہ پولنگ افسروں کی بعض بدعنوانیوں کی تحقیقات کرنے کے لئے علی الفور ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جس میں ریاست سے باہر کے جج شامل ہوں۔ آپ نے کہا کہ پولنگ افسروں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت مخالف پارٹی کے متعدد ارکان کو شکست دینے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقے استعمال کئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پولنگ افسروں نے بعض اوقات جن پرچیوں کے گم ہو جانے کا اعلان کیا بعد میں وہی پرچیاں مسلم لیگ کے بکسوں میں پائی گئیں۔

پاکستان نے چاول کے بدلے ہندوستان سے گیہوں درآمد نہیں کیا

کراچی ۲۸ مئی:- بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ہندوستان سے قرض یا اجرت پر گیہوں فراہم کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس خبر میں اصل صورت حال پر روشنی نہیں ڈالی گئی۔ تجارتی معاہدے کے تحت پاکستان نے ہندوستان کو چاول کی ایک خاص مقدار مہیا کرنا تھی۔ جس کا ایک خاص حصہ اس کے حوالہ کیا جا سکا۔ سال کے آخر میں گیہوں کی عارضی قلت کی وجہ سے متبادل خوراک کے طور پر پاکستان میں لوگوں کو چاول مہیا کئے گئے۔ اور چاولوں کی یہ مقدار ہندوستان نہ بھیجی جا سکی۔ کچھ عرصہ قبل یہ تجویز کیا گیا۔ کہ چاول کے بدلے ہندوستان سے گیہوں لے لیا جائے۔ لیکن اس سلسلے میں تفصیلات ابھی طے ہوتا تھیں۔ ابھی حال ہی میں اس کے متعلق جو تفصیلات موصول ہوئیں وہ ناقابل عمل تھیں۔ اس لئے یہ معاملہ ختم کر دیا گیا۔ اور خوراک کا کوئی تبادلہ عمل میں نہیں آیا۔

سرحدی ریاستوں کی یونین بنانے کی تجویز زیر غور نہیں

وزیر داخلہ مشتاق احمد گورمانی کا بیان!

پشاور ۲۸ مئی:- پاکستان کے وزیر داخلہ میاں مشتاق احمد گورمانی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ سرحدی ریاستوں کی یونین بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ریاستوں کے فرمانرواؤں کو خود اس معاملے پر غور کرنا چاہیئے۔

وزیر داخلہ نے مزید فرمایا۔ کہ ان ریاستوں کا نظم و نسق دوسری ریاستوں سے مختلف ہے۔ یہاں کے حکمرانوں کو اپنے قبیلہ کا پورا اعتماد حاصل ہے اور انہیں ریاست کے حلقوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان ان ریاستوں پر کوئی پالیسی ٹھونسنے کا خیال ہرگز نہیں رکھتی۔

لاہور ۲۸ مئی۔ میاں غلام محمد صاحب اختر کی اہلیہ صاحبہ کو پہلے کی نسبت بہت آفاقہ ہے۔ لیکن ہاتھوں پر خارش بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نمایاں کامیابی

آپ مولوی فاضل کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول رہے

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنہوں نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ بلکہ یونیورسٹی بھر میں اول بھی رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اللہ تعالیٰ اس نمایاں کامیابی کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور صاحبزادہ صاحب موصوف کو بیش از بیش دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

ڈاکٹر مصدق ہیگ روانہ ہو گئے

تہران ۲۸ مئی:- ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق آج ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں ایرانی تیل کا معاملہ پیش کرنے کے لئے ہیگ روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈے پر نیشنل پارٹی کے متعدد ممبران اور آپ کے ہزاروں حامیوں نے آپ کو الوداع کہی۔ دو ممبر سینیٹ ان بھی اسی طیارے میں عازم ہیگ ہوئے۔ عدالت میں متذکرہ مقدمے کی سماعت پیر کے روز ہوگی۔

چینی کے کوٹے میں مزید اضافہ

لاہور ۲۸ مئی۔ حکومت پنجاب نے رمضان المبارک کے لئے چینی کے کوٹے میں مزید اضافے کا اعلان کیا ہے۔ اب دو سیر فی کس کے حساب سے چینی دستیاب ہو سکے گی۔ موجودہ مقدار چینی کے اصل کوٹے سے دگنی ہے۔

راولپنڈی میں زلزلے کے خفیف جھٹکے

راولپنڈی ۲۸ مئی:- آج یہاں ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر زلزلے کے خفیف جھٹکے محسوس ہوئے۔ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

لنکا کے عام انتخابات

کولمبو ۲۸ مئی:- لنکا کے حالیہ عام انتخابات میں برسر اقتدار جماعت یونائیٹڈ نیشنل پارٹی کو کافی اکثریت حاصل ہو رہی ہے۔ اس وقت تک متذکرہ پارٹی ۳۹ میں سے ۳۲ نشستیں جیت چکی ہے۔ بقیہ ۷ نشستوں کے لئے پولنگ جاری ہے۔

بھارت کے دفاعی بجٹ کا جواز!

نئی دہلی ۲۸ مئی:- بھارت کے وزیر دفاع گوپال سوامی آئنگر نے آج ایوان کو بتایا۔ کہ بھارت کے دفاع پر جو دو ارب کی کثیر رقم صرف کی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے بعض ہمسایہ ملک خصوصاً پاکستان فوجی تیاریاں کر رہے ہیں۔ نیز ملک کی اندرونی فضا کو خوشگوار رکھنے کے لئے

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ مئی:- مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ کو کل حرارت کی شکایت رہی۔ اور رات بھی بے چینی سے گذری۔ لیکن آج قدرے افاقہ ہے۔ اور حرارت بھی نہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

بہاولپور کی فصل ربیع

بغداد الجدید ۲۸ مئی:- بہاولپور کی فصل ربیع میں امسال ۵۰ ہزار ٹن کی کمی ہو گئی۔ معلوم ہوا ہے یہ کمی دریائے ستلج کا پانی کم ہو جانے کی وجہ سے رونما ہوئی ہے۔

بنیادی حقوق کی سب کمیٹی کا آئندہ اجلاس

کراچی ۲۸ اپریل:- عوام کی طرف سے ارسال کردہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے بنیادی حقوق کی سب کمیٹی کا آئندہ اجلاس سردار عبد الرب نشتر کی زیر صدارت ۲ جولائی کو نتھیا گلی میں ہوگا۔

یہ اجلاس ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ اس اثناء میں کمیٹی اپنے اس کام کو قطعی طور پر ختم کر لے گی۔

نیا سیفٹی ایکٹ!

حیدر آباد ۲۸ مئی۔ سندھ میں غلے کی ناجائز درآمد برآمد کو روکنے کے لئے حکومت سندھ پبلک سیفٹی آرڈیننس کے نفاذ پر غور کر رہی ہے۔ یہ سیفٹی ایکٹ مرکز کے منظور کردہ سیفٹی آرڈیننس کے مطابق ہوگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے چھپوا کر دفتر الفضل رتن باغ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوراک

از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

الفضل مورخہ ۲۱ مئی میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی سیرت طیبہ کے عنوان کے تحت برادرم مکرم مولوی محمد جی صاحب ہزاروی کا جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوراک کے متعلق ایک فقرہ ہے۔ "آپ کی خوراکوں میں سے ایک خوراک گھی سے چرب خشکہ اور چیڑ کا موٹی چپاتی ہوتی تھی۔ جس پر دیسی موٹی کھانڈ ہوا کرتی تھی"۔ اس فقرہ سے چونکہ ایک خوراک کا اکثر ہونا اور تواتر ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی تصحیح ضروری ہے۔ ایسا ہوگا۔ کہ مولوی صاحب مکرم کو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ہی شاید روٹی چیڑ کر اور بورا (دیسی کھانڈ) ڈال کر بھیج دی ہو۔ یا شاید کسی دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی طرح کھایا ہو۔ مگر یہ آپ کی اکثر بلکہ گاہے گاہے کی خوراک بھی نہیں تھی۔ خشکہ آپ کے لئے تیار ہوتا تھا ضرور مگر اس دن جب آپ کی طبیعت خراب ہوتی۔ یا اسہال کا دورہ ہوتا۔ (آخری کھانا جو ۲۵ مئی کو شام کو آپ کے سامنے لایا گیا۔ اس میں بھی خشکہ تھا۔ مگر وہ گھی سے چرب نہ ہوتا تھا۔ اور چونکہ آپ کی خوراک کم تھی۔ خشکہ کی پلیٹ بظاہر ویسی کی ویسی ہی سامنے سے اٹھا کرتی تھی۔ آپ ایک طرف سے تھوڑا سا کھا لیتے تھے۔ اکثر معلوم تک نہ ہوتا تھا۔ کہ اس میں سے کیا گیا ہے۔ رہی "چیڑی چپاتی" وہ مجھے تو اپنی ہوش میں ایک بار بھی یاد نہیں۔ اس کا ہمارے ہاں تو اس وقت قریباً رواج ہی نہ تھا۔ سفید کھانڈ (بورا) اور گھی میں نے پہلی بار صرف حضرت پیر منظور محمد صاحب رضؓ کے ہاں دیکھا۔ اور بچپن کا تاثر یاد ہے کہ مجھے یہ نئی چیز معلوم ہوئی تھی۔ کیونکہ ہمارے ہاں "شکر" کھانے پر آتی تھی۔ جس کو خشک ہی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھاتے دیکھا ہے۔ آپ اس کی کنکری (ڈلی) چن کر کھا لیتے تھے۔ (شادی کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ سفید بورے اور گھی کا ضلع لدھیانہ میں بہت رواج ہے) چپاتی سکی ہوئی آپ کے کھانے پر آتی تھی۔ جس کو آپ ٹکڑے چھوٹے چھوٹے کرکے نوش فرماتے تھے۔ اور ہمیشہ آپ کے سامنے بچے ہوئے چھوٹے ٹکڑے پڑے رہ جایا کرتے تھے۔ آپ کی انگلیاں سالن سے تر نہ ہوتی تھیں۔ خشک چپاتی کے باریک ذرات آپ کی انگلیوں کے پوروں کو لگے ہوتے۔ گویا آج میں دیکھ رہی ہوں۔ پراٹھا تنور کا گاہے گاہے پکتا تھا۔ آپ کو پسند بھی تھا۔ دوسرے پراٹھے بھی کبھی ناشتہ یا کسی خاص موقعہ پر پک جاتے تھے (لوڑے) اور دال بھرے پراٹھے (بیری پراٹھے) بھی جو خاص طور پر حضرت اماں جان رضؓ کے اپنے ہاتھ کے بہترین ہوتے تھے۔ پتلے پتلے اور بڑے بڑے غرض ایسی جو چیز آپ کے سامنے رکھی جاتی۔ آپ خوشی سے کھاتے تھے۔ بے شک۔ مگر روزمرہ اور اکثر تو وہی عام پھلکے یعنی چپاتی تھی۔ جس کو چیڑی صورت میں میں نے کم از کم نہیں دیکھا۔ شاید ہی کبھی سامنے آئی ہوگی۔ ایک آدھ بار ایسا ہوا ہو۔ ہو سکتا ہے۔ جو چیز خوشی سے پکا کر آپ کے سامنے لائی جاتی۔ خوشی سے کھاتے اور اپنی پسند اور خوشی کا اظہار بھی فرماتے تھے۔ مگر بہت کم خوراک تھی۔ اس لئے پلیٹ رکابی دیکھ کر ہی اثر پڑتا۔ کہ پسند کی چیز تھی۔ پھر بھی کم کھائی ہے۔

میٹھی خستہ ٹکیاں (جن کو اردو زبان میں "سہالی" اور پنجابی میں "مٹھیاں" کہتے ہیں) آپ کو اپنی والدہ صاحبہ (ہماری دادی صاحبہ مرحومہ) کی یاد اور محبت میں پسند تھیں۔ مگر خاص اپنے کھانے کے لئے نہیں۔ بلکہ بچوں کے لئے حضرت والدہ صاحبہ رضؓ سے فرماتے تھے۔ کہ "وہ بنا رکھا کرو۔ ہماری والدہ ضرور ہمارے لئے بنا کر رکھا کرتی تھیں جب ہمیں بھوک لگتی۔ ہم لے لیا کرتے تھے"۔

لاہور کے قیام میں یا قادیان۔ یہ کہ حضرت اماں جان رضؓ نے اس بات کو پھر یاد فرمایا۔ اور کہا کہ میں ناصر احمد کے بچوں کے لئے اب تلوا کر رکھونگی۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ پھر بنوائی گئیں یا نہیں۔

ان تذکروں پر قلم اٹھا کر پھر روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر میری طبیعت خراب ہے۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست کے بعد بند کرتی ہوں۔ رمضان المبارک شروع ہو گیا ہے۔ تمام احباب جماعت و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے اور میری اولاد کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض پاکستانی دوست مجھے بذریعہ رجسٹرڈ خطوط پاکستانی روپیہ بھیج دیتے ہیں۔ حالانکہ قانونی طور پر یہ جرم ہے لہذا احباب سے درخواست ہے کہ وہ آئندہ مجھے پاکستان سے کوئی رقم بذریعہ بیمہ یا رجسٹرڈ خطوط وغیرہ نہ بھیجیں۔ رقم اس طرح ان کی قانونی طور پر ضبط ہونے سے بچ جائے گی۔ اور مجھے اس سلسلہ میں پریشانی نہ ہوگی۔ اگر ضرور کسی نے روپیہ مجھے بھیجنا ہو تو محاسب صاحب ربوہ ضلع جھنگ کو بھیجا کریں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

صوفی غلام محمد صاحب مرحوم کے بچہ کے متعلق میرے اعلان کو منسوخ تصور فرمائیں

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

دو تین دن ہوئے میں نے خود اپنی قلمی تحریک کے ماتحت حافظ صوفی غلام محمد صاحب مرحوم سابق مبلغ ماریشس کے بچے صوفی حمید احمد کے لئے مالی امداد کی اپیل کی تھی۔ تا یہ ہونہار بچہ آئندہ تعلیم جاری رکھ سکے لیکن صوفی صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں نے میری اس اپیل کو ناپسند کیا ہے۔ اور اسے گویا صدقہ کے رنگ میں خیال کرکے مجھے اس کے منسوخ کرنے کی تاکید کی ہے۔ سو ان کی خواہش کے احترام میں میں اپنی اس اپیل کو منسوخ کرتا ہوں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ میں نے یہ اپیل خود اپنی طرف سے کی تھی اور صوفی صاحب کی اہلیہ یا بچوں کو اس کی اطلاع تک نہیں تھی اور میں خیال کرتا تھا۔ کہ جو چیز انسان کی اپنی خواہش اور سوال کے بغیر حاصل ہو وہ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت ایک خدائی نعمت ہوتی ہے۔ جسے قبول کرنا شکر نعمت اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ موجودہ صورت میں ایک پبلک تحریک کا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے صوفی صاحب مرحوم کے اہل و عیال نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ اور اپنی غیرت کے خلاف سمجھا ہے۔ لہذا ان کی خواہش کے احترام میں میں اپنی اس تحریک کو منسوخ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کے لئے کوئی اور بہتر رستہ کھول دے وھو الرزاق المنان العلیم۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵/۵/۵۲

شکریہ احباب

عزیزم منور احمد کے پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں اول۔ عزیزم سعید احمد خان رحمانی کے سوم عزیزم محمد برکات الٰہی کے ششم اور عزیزم عبد الغفور کے ہفتم آنے پر جماعت نے جس قدر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ وہ ان کے اخلاص اور تعاون کی روح کی زندہ مثال ہے۔ بے شمار دوستوں کی طرف سے اور متعدد جماعتوں کی طرف سے مبارکباد کے تار اور خطوط آئے ہیں اور آ رہے ہیں۔ جس سے ہماری خوشی دوبالا ہو جاتی ہے۔ واقعی جیسا کہ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد سلمہ ربہ نے اپنے مبارکباد کے پیغام میں رقم فرمایا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے بچوں نے عدیم المثال ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ اور اس کے لئے ہم جس قدر بھی اللہ تعالےٰ کے حضور شکر گزار ہوں کم ہے۔ لیکن اس بات کا احساس کر کے کہ ہماری جماعت نے اس تقریب کو جماعتی اور قومی طور پر سراہا ہے۔ ہمارے دل خدا تعالےٰ کی جناب میں اور بھی جھک جاتے ہیں۔ کہ اس نے ہمیں محض اپنے فضل سے اس قابل بنایا کہ ہم جماعت کے لئے کوئی خوشی کا موقعہ پیدا کر سکیں۔ میں فرداً فرداً تو دوستوں کو جواب دے رہا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ جماعت کے ہر فرد کے دل میں خوشی کے جذبات موجزن ہیں۔ چاہے انہوں نے اس کا مجھ سے تحریراً اظہار نہ کیا ہو۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ دراصل دوستوں کی دعاؤں اور بزرگوں کی توجہ ہی نے ہمیں سرخرو کیا ہے۔ میں صمیم قلب سے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے بچوں کی اس کامیابی پر انہیں مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ کیونکہ ہم سب سے زیادہ جماعت بحیثیت جماعت مبارکباد کی مستحق ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر سال امتیازی حیثیت کو قائم رکھ سکیں۔

سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

ولادت

شیخ عبد الحمید صاحب واجبی۔ اے ناظریت المال کو خدا تعالیٰ نے ۱۹ مئی ۱۹۵۲ء کو پہلا فرزند عطا کیا ہے مولود مسعود جناب شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سابق پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل کا پوتا اور ملک محمد طفیل صاحب ممبر مرچنٹ ساکن محلہ دار البرکات کا نواسہ ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عمر والا اور خادم دین بنائے۔ جملہ درویشوں کی طرف سے ہر دو خاندانوں کو مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۲ء بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری لطف المنان صاحب ابن مکرم مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا کے نکاح کا عزیزہ مبارکہ شہناز صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ایس۔ڈی۔او (ایم۔ای۔ایس) ریٹائرڈ کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ اعلان سے قبل حضور نے نصف گھنٹہ سے زائد بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

(خاکسار قمر الدین)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۲ء

پاسپورٹ

بھارت اور پاکستان کے درمیان جو پاسپورٹ اور ویزا کے متعلق کانفرنس ہو رہی تھی افسوس ہے کہ اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اور بعض وجوہات کی وجہ سے وہ ناکام ہو گئی ہے۔ جہاں تک خبردار علقوں سے معلوم ہو سکا ہے۔ اس کانفرنس کی ناکامی کی ذمہ داری بھی بھارت کی ہی ناواجب ضد پر عائد ہوتی ہے۔ پاکستان نے حتی الوسع دونوں ملکتوں کے درمیان آمد و رفت کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کی پیشکش کی تھی۔ اور بعض ایسی باتیں بھی بھارت کے زور دینے پر مان لیں۔ جو کسی حد تک پاسپورٹ کے عام اصولوں کے خلاف تھیں۔ مگر بھارت نے یہاں بھی ناجائز دباؤ کا طریق اختیار کیا۔ جو وہ شروع ہی سے پاکستان کے ساتھ اختیار کرتا چلا آیا ہے۔

پاکستان نے یہ پیشکش کی تھی کہ ان لوگوں کو جن کا مفاد غیر منقولہ جائداد میں ہو۔ یا جن کے رشتہ دار دوسری مملکت میں رہتے ہوں یا جن کو پنشن وغیرہ کے لئے آنا جانا پڑتا ہے۔ سال بھر میں انہیں چار دفعہ آنے جانے کا ویزا دیا جائے اور ہر سفر میں ٹھہرنے کی میعاد تین ماہ رکھی جائے بھارت کے زور دینے پر پاکستان نے یہاں تک مان لیا کہ خاص حالات میں مذکورہ قسم کے لوگوں کو چار سے زیادہ دفعہ سفر کرنے کا بھی ویزا دیا جا سکتا ہے۔ مگر بھارت اس پر بھی راضی نہ ہوا۔ اور وہ ایسے لوگوں کے لئے غیر محدود سفروں کے لئے اڑا رہا۔

ظاہر ہے کہ بھارت کی یہ ضد نہ صرف غیر معقول ہے بلکہ غیر ضروری بھی ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ پاسپورٹ یا ویزا کا کوئی وجود ہی نہیں پھر اول تو سال بھر میں چار دفعہ ویزا اور ہر بار تین ماہ ٹھہرنے کی اجازت ہی بہت کافی ہے۔ اس پر بھی خاص حالات میں چار کی یہ تعداد بھی بڑھائی جا سکتی ہے۔ پھر معلوم نہیں باقی کیا تکلیف رہ جاتی ہے؟

بھارت کا یہ رویہ اس حقیقت کے زیر غور لانے سے اور بھی غیر معقول ہو جاتا ہے کہ پہلے بھارت ہی نے مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان پرمٹ سسٹم بغیر پاکستان کے مشورہ کے عائد کر دیا تھا۔ اور پاکستان نے کئی ماہ کے بعد جواباً پرمٹ سسٹم کو اختیار کیا۔

ہمارے خیال میں پاکستان نے یہ نہایت رواداری کا مظاہرہ کیا ہے کہ اس نے پرمٹ سسٹم کی بجائے جس کی خرابیاں ظاہر و باہر ہو چکی ہیں پاسپورٹ کا بین الاقوامی سکہ بند اور مسلمہ طریق اختیار کرنے کا ارادہ کیا۔ تو بھارت کو گفتگو کرنے کی دعوت دے دی۔ ورنہ اگر وہ بھارت کی مثال پر عمل کرتا۔ تو اس کو ایسا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ جس طرح بھارت نے خود بخود پہلے پرمٹ سسٹم جاری کر دیا تھا۔ وہ بھی پاسپورٹ سسٹم بطور خود اختیار کر سکتا تھا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس رواداری نہ سلوک کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ بھارت اینٹھ گیا ہے۔ اور اس نے ایک نہایت غیر معقول اور غیر ضروری مطالبہ کو بہانہ بنا کر کانفرنس کو ناکام بنا دیا ہے۔ ایسی صورت میں پاکستان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے ارادہ کی تکمیل کرے۔ اور اپنے آزاد مملکت ہونے کا ثبوت دے۔

تقسیم سے پہلے ہمارا خیال تھا کہ اگر تقسیم ہوئی بھی تو چونکہ ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت قریبی ہیں۔ دونوں مملکتوں کے درمیان آمد و رفت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر بعد میں بھارت نے جو روش اختیار کی ہے۔ اور اب تک اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس کے پیش نظر ہماری اب یہی رائے ہے کہ جب تک حالات پھر سازگار نہ ہوں۔ دونوں مملکتوں کو پاسپورٹ کا بین الاقوامی طریق اختیار کر لینا چاہیئے۔ جس سے پرمٹ سسٹم کی خرابیاں بھی دور ہو جائیں گی۔ اور بعض دوسری خرابیاں مثلاً سمگلنگ وغیرہ کی بھی روک تھام ہو جائے گی اور یہ تضاد بھی دور ہو جائے گا کہ مغرب میں تو پرمٹ سسٹم ہو۔ اور مشرق میں کوئی روک تھام نہ ہو مشرقی اور مغربی پاکستان ایک ہی مملکت ہے اور اس کے بھارت کے ساتھ اس قسم کے تعلقات بہرصورت یکساں ہونے چاہئیں۔ یہ دو عملی کسی طرح دونوں کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔

رحلتِ اُمّ المومنینؓ

(۱)

کتنی اداس شب ہے "شہادت"[1] کی بیسویں
یہ کون کہہ گیا غمِ فرقت کی داستاں
کس پاک دل کی دھڑکنیں خاموش ہو گئیں
خاموش ہو گئی ہے زمیں چپ ہے آسماں
میرے خدا یہ کونسا تارا ہوا غروب
تاریک و تار سا نظر آنے لگا جہاں
اے سرزمینِ ربوہ! بتا کیوں اُداس ہے
کس نے اٹھا لیا ترے بستاں سے آشیاں

(۲)

نصرت جہاںؓ خدا نے خدیجہؓ کہا جسے
وابستہ جس کے دم سے ہوئی نصرتِ جہاں
اپنے خدا کی پاک بشارات کی امیں
وہ پیکرِ وفا وہ سخا مومنوں کی ماں
تعبیرِ یتزوّجُ ویولدُ لہٗ
یعنی خدا کے پاک مسیحا کی رازداں
آئی تھی اپنے گھر میں تو سونا پڑا تھا گھر
رخصت ہوئی ہے آج ہزاروں کے درمیاں

(۳)

پھر یاد آ رہی ہے دیارِ مسیحؑ کی
بے اختیار آنکھ سے آنسو ہوئے رواں
وہ مقبرہ خدا نے بہشتی کہا جسے
جس کی زمیں سے نعتِ ہفت آسماں عیاں
ہم آج اس فضا میں دعائیں نہ کر سکے
اس بے بسی کو دیکھ اے آقائے دو جہاں

(۴)

کتنے چراغِ راہ تھے جو بجھ گئے مگر
سالارِ کارواں کا ابھی عزم ہے جواں
ہر چند حادثات سے خوں ہو گیا ہے دل
پیشِ نظر رہی ہے مگر ذاتِ جاوداں
تیرے جلو میں ایک دن آئیں گے ہم ضرور
لے کر تری امانتیں اے ارضِ قادیاں

[1] ماہ شہادت سن ہجری شمسی ۱۳۳۱ء

عبد المنان ناہید

جناب یلدرمؔ سے

جناب یلدرم صاحب فرماتے ہیں۔

"یلدرم کی معروضات کے جواب میں الفضل نے ایک مختصر سا شذرہ لکھ کر اپنے فرار کا اعلان کر دیا ہے"۔

بھئی اگر یہ فرار ہے تو فرار ہی سہی ہمیں یاد نہیں رہا تھا کہ دماغی پھوڑے کے رسنے کا پھر موسم آ گیا ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں کہ شریف تو بد کی برائی سے ڈرتا ہے۔ اور بد سمجھتا ہے کہ مجھ سے ڈرتا ہے اگر یہ فرار ہے تو اس فرار پر ہمیں فخر ہے۔ "شتاک" سے بھاگ جانا بزدلی نہیں . . . . البتہ یلدرم کی اوٹ میں دوسروں کو گالیاں دیئے جانا پرلے درجہ کی بزدلی ہے۔ تمام شرفاء جانتے ہیں۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هوناً واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً

اور ذرا آگے چل کر پھر فرماتا ہے۔

اذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً

مجہول اسالیب بیان۔ جہل فقرہ نویسی۔ لفظوں کی بازاری "نوک پلک" مسروقہ تراکیب کا بے محل استعمال العیاذ باللہ کو العیاذاً باللہ لکھنا جن لوگوں کے نزدیک ادب عالیہ سمجھا جاتا ہو۔ ان کی ریس ہم نہیں کر سکتے۔ اس لئے فرار ہے تو فرار ہی سہی باقی جو محمود ہے وہ محمود ہی رہے گا۔ اور جو مذموم و مردود ہو چکے ہیں۔ وہ مذموم و مردود۔ جب دل کی بیماری نہ گئی تو دوسروں کو کوسنے سے کیا بن جائے گا ہر کوئی اپنے کئے کی جزا نسزا پاتا ہے

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

زیادہ چالاکیاں کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔

چلی ہے شیخ کہاں میکدے میں جیترانی
ذرا یہ سوچ کہ تنویر بھی تو دانا تھا

نفاق بہرصورت برا ہوتا ہے۔ اس لئے بقول اقبال آپ بہترین مشورہ یہی دے سکتے ہیں کہ ؎

اس چمن میں پیرو بلبل ہو یا تلمیذ گل
یا سراپا نالہ بن جا یا نوا پیدا نہ کر

کیونکہ اسی طرح ؎ آملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے امت محمدیہ میں امکان نبوت کا ثبوت

اور

حدیث لانبی بعدی کے متعلق صحیح مسلک

(از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لیکچرار جامعہ احمدیہ)

اخبار "درنجف" نے حدیث نبوی یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی۔ سے یہ استدلال کیا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد علی الاطلاق کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور "الفضل" نے اس بات کا نہایت معقول جواب دیا تھا۔ کہ اس جگہ لانبی بعدی کے الفاظ ایک محدود زمانہ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ جو غزوۂ تبوک سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واپسی تک کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مدینہ قرار دینے میں ہارونؑ سے تشبیہ دی ہے۔ کیونکہ حضرت ہارون بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے وقت غیر حاضری میں پیچھے امیر تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون سے تشبیہ دیئے جانے سے کوئی شخص اس شبہ میں مبتلا ہوسکتا تھا۔ کہ شاید حضرت علی اس غیر حاضری کے زمانہ میں نبی ہوں گے۔ اس لئے انہ لانبی بعدی کے الفاظ سے اس شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے۔ کہ میری اس غیر حاضری میں کوئی شخص بھی نبی نہ ہوگا۔ اور مقصود اس سے حضرت علی رضؓ کی نبوت کی نفی تھی۔ کیونکہ انہی کی نبوت کے متعلق اس وقت حضرت ہارون سے تشبیہ دیئے جانے کی وجہ سے احتمال پیدا ہوسکتا تھا۔ چنانچہ طبقات سعد کی روایت "غیر انک لست نبیا" جو روایت بالمعنی ہے۔ "الفضل" نے اپنے معنوں کی تائید میں پیش کی تھی۔ اور پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تشریح بھی اس حدیث کے متعلق "الفضل" اپنی تائید میں شائع کرچکا ہے۔

اب مولانا سید امیر حسین صاحب نے "درنجف" میں چند اور حدیثیں درج کرکے جن میں لانبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں۔ الفضل کو دعوت دی ہے۔ کہ ان میں جو لانبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں چند یومیہ میعاد کی تعیین کردیں۔ ان احادیث کے متعلق بھی الفضل نے اپنے ۷ رمئی ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں ان الفاظ کے لئے محدود عرصہ کی تعیین پیش کردی ہے۔

میں اس جگہ ان میں سے بعض حدیثوں کے متعلق ایک اور پہلو سے بحث کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے ایک امر کی طرف مولانا سید امیر حسین صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو یہ ہے کہ جب مولانا موصوف اور ان کے ہم خیال شیعہ اصحاب آخری زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں۔ تو اپنے اس عقیدہ کے پیش نظر تو انہیں "الفضل" کو یہ دعوت دینے کا حق ہی نہیں رہتا تھا۔ کہ "الفضل" ان احادیث میں جن میں لانبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں۔ ان الفاظ کی محدود عرصہ کے لئے تعیین کا ثبوت پیش کرے۔ کیونکہ جناب مولانا سید امیر حسین صاحب کو ایسی تمام احادیث کی جو خواہ سنیوں کی کتب احادیث میں ہوں۔ یا شیعوں کی کتب احادیث میں ان الفاظ کی بہرحال یہ تعیین کرنا پڑے گی۔ کہ لانبی بعدی کے الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور تک محدود اور متعین ہے۔ حیاتِ مسیح کا عقیدہ رکھنے والوں کو ان احادیث میں لانبی بعدی کے الفاظ میں بعدیت زمانی کی حد زیادہ سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی سے پہلے تک ہی یقین کرنی چاہیئے۔ امید ہے کہ جناب مولانا امیر حسین صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے عقیدہ کے پیش نظر ان احادیث میں لانبی بعدی کے الفاظ میں بعدیت زمانی کی یہ مناسب اور موزون اور ضروری تحدید تسلیم کرلیں گے۔

ہاں اگر جناب مولانا سید امیر حسین صاحب ہماری طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔ تو پھر البتہ انہیں یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ "الفضل" کو ایسی دعوت دیں۔ کہ ان احادیث میں لانبی بعدی کے الفاظ کی محدود زمانہ کے لئے تعیین کرکے دکھائیں۔

اس جگہ میں مولانا سید امیر حسین صاحب کی پیش کردہ پہلی حدیث کانت فی بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کے بارہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ "الفضل" نے اس میں لانبی بعدی کے الفاظ کی محدود عرصہ کے لئے تعیین نہایت عمدہ پیرایہ میں کر دکھائی ہے۔ اور اب ہم منتظر ہیں۔ کہ جناب مولانا امیر حسین اب اس بارہ میں کیا تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے۔ کہ شیعہ علماء نے بھی اس مسئلہ پر قلم اٹھایا ہے۔

میں اس وقت ان کی پیش کردہ دو حدیثوں کے متعلق کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں۔

اول مولانا سید امیر حسین صاحب کی پیشکردہ دوسری حدیث انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہٗ نبی (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱) ہے

اس حدیث کے متعلق علمائے محققین سلف کی تحقیق یہ ہے۔ کہ اس میں والعاقب الذی لیس بعدہٗ نبی کے الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ زھری کا قول ہے۔ جو اس حدیث کا راوی ہے۔

چنانچہ شمائل ترمذی میں ان الفاظ کے بین السطور مرقوم ہے۔ ھذا قول الزھری (ملاحظہ ہو شمائل ترمذی۔ مجتبائی صفحہ ۲۶)

حضرت ملا علی القاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"الظاھران ھذا تفسیر الصحابی او من بعدہٗ وفی شرح مسلم قال ابن الاعرابی العاقب الذی یخلف فی الخیر من کان قبلہ"

کہ صاف ظاہر ہے۔ کہ العاقب الذی لیس بعدہٗ نبی کے الفاظ کسی صحابی یا بعد میں آنے والے شخص نے (بطور تشریح) بڑھا دیئے ہیں۔ اور ابن اعرابی نے کہا ہے۔ کہ العاقب کے معنی ہیں ایسا شخص جو خیر اور بھلائی میں پہلوں کا قائم مقام ہو۔

پس اس حدیث میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق العاقب کا لفظ آیا ہے۔ اس کے بیانِ معنی کے طور پر کسی نے حدیث میں یہ الفاظ شامل کردیئے ہیں۔ کہ العاقب الذی لیس بعدہٗ نبی۔ مگر یہ معنی غلط ہیں۔ بلکہ صحیح معنی العاقب کے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے سے پہلے تمام انبیاءؑ کے امور خیر میں قائم مقام ہیں۔ یعنی آپ تمام انبیائے کرام سابقین کے کمالات کے جامع ہیں۔ پس جب اس جگہ لیس بعدہٗ نبی حدیث کے الفاظ ہی نہ ہوئے۔ تو مولانا سید امیر حسین صاحب کو اس کے متعلق اس مطالبہ کا حق نہ رہا۔ کہ الفضل ان الفاظ کی محدود زمانہ کے لئے تعیین کرکے دکھائے۔

دوم:۔ تیسری حدیث مولانا سید امیر حسین صاحب نے تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و ۲۰۵ سے یوں پیش کی ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی"

مولانا سید امیر حسین صاحب کے مطالبہ کے جواب میں "الفضل" نے اس حدیث میں لانبی بعدی کی تعیین پیش کردی ہے۔ لیکن میں اس حدیث کا حل ایک اور طریق سے پیش کرنا چاہتا ہوں یعنی اس حدیث کی تشریح میں جناب مولانا امیر حسین صاحب کو ایک دوسری حدیث کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وھو ھذا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"سیکون بعدی ثلاثون کلھم یدعی انہٗ نبی وانہ لانبی بعدی الا ماشاء اللہ" (نبراس صفحہ ۴۴۵)

کہ عنقریب میرے بعد تیس آدمی ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کریگا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

سبحان اللہ۔ اس حدیث نے تو نہ صرف مولانا امیر حسین صاحب کی پیش کردہ کذابون ثلاثون والی حدیث کے الفاظ لانبی بعدی کو حل کردیا ہے۔ بلکہ ان تمام احادیث کو حل کر دکھایا ہے۔ جن میں لانبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے الا ماشاء اللہ فرماکر نبی کی آمد کے لئے ایک استثنائی صورت بھی بیان فرمادی ہے۔ چنانچہ نبراس کے حاشیہ پر اس حدیث کے معنے یوں لکھے گئے ہیں۔

"والمعنی لانبی بنبوۃ التشریع بعدی الا ماشاء اللہ من انبیاء الاولیاء"

کہ حدیث کے معنی یہ ہیں۔ کہ میرے بعد تشریعی نبوت کے ساتھ کوئی نبی نہیں ہوگا۔ سوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ چاہے۔ اور (یہ بعد میں آنے والے انبیاء) انبیاء الاولیاء ہوں گے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں ولایت کا مقام حاصل کرکے مقام نبوت پائیں گے۔

پس لانبی بعدی کی احادیث میں اگر سیاق کلام کے لحاظ سے بعد زمانی کی کسی جگہ تحدید ہوسکے۔ جیسا کہ حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ میں سیاق تحدید زمانی کو چاہتا ہے۔ تو وہاں ایسی تحدید سمجھی جائے گی۔ اور ایسی احادیث میں جہاں تحدید زمانی کا قرینہ قویہ نہ ہو۔ ہم یہ مسلک اختیار کرتے ہیں۔ کہ ان احادیث میں لانبی بعدی کے الفاظ صرف تشریعی نبی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آنے میں روک ہیں۔ ورنہ غیر تشریعی امتی نبی کی آمد میں جس کا استثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے الا ماشاء اللہ کے الفاظ میں کردیا ہے۔ یہ الفاظ ہرگز روک نہیں۔ پس اس طریق سے بھی لانبی بعدی کے معنوں کی تعیین ہوجاتی ہے۔ اور ایسی حدیثوں سے جن میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ کسی عالم دین کو یہ نتیجہ نکالنے کا حق نہیں رہتا۔ کہ ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت مطلقہ یا علی الاطلاق کسی نبی کے آنے کو روک دیا گیا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے امتی نبی کے لئے استثنا صرف "نبراس" کی اس حدیث سے ہی ثابت نہیں۔ بلکہ ایک اور حدیث میں بھی یہ استثناء موجود ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان

(باقی صفحہ ۷ پر)

اختلافِ عقائد اور تشدّد آمیز مظاہرے

از مکرم مولانا ابو رشید صاحب ہجدانی

کراچی میں احمدیوں کے جلسے پر ہزارہا مسلمانوں نے جو حملہ کیا اور قانون و انتظام کی قوتوں کے ساتھ ان کا جو تصادم ہوا وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ سمجھ نہیں آتا کہ عوام کو اس قسم کے معاملات میں مشتعل اور برانگیختہ کرنے والی طاقتیں جسے اسلام کی روا داری کا قطعاً کوئی احساس نہیں کب تک پاکستان کے سر پر مسلط رہے گی اور ہمیشہ اقوام عالم میں ہماری ذلت و رسوائی کے سامان فراہم کرتی رہیگی۔ دنیا کی قومیں ترقی و عروج کے منازل میں کہیں کی کہیں پہنچ گئیں۔ زمانہ کے مسائل انتہا درجہ کے اہم اور پیچیدہ ہو گئے۔ پاکستان کی داخلی و خارجی پریشانیاں بدستور موجود ہیں۔ لیکن کٹ ملّا برابر کلمہ گوؤں کو ایک دوسرے کے سر پھوڑنے کی تلقین کر رہا ہے۔ کہیں بریلوی اور دیوبندی اور وہابیوں کے جھگڑے ہیں۔ کہیں مدح صحابہ اور قدح صحابہ کے شرمناک مشغلے ہیں۔ کہیں احمدی اور غیر احمدی کا تصادم ہے۔ حالانکہ نہ اسلام ہی تفرق و تخرب کے اس نقشے کا روادار ہے اور دنیا کے اسلام کے کسی اور ملک میں ایسے تصادمات کا کہیں نام و نشان باقی ہے۔ شام میں دروزی نہایت آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جن کے عقائد سوادِ اعظم مسلمین سے بے حد مختلف ہیں۔ بہائی فرقے کا مرکز عکہ میں ہے اور ہزاروں بہائی اسلامی معاشرے کا جزو لاینفک ہیں۔ حالانکہ ان کے نزدیک اسلام دین منسوخ ہے لیکن کوئی مسلمان ان سے تعرض نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر شخص کو عقائد کی آزادی حاصل ہے۔ دین میں کسی اکراہ کی گنجائش ہی نہیں اور دور جانے کی کیا ضرورت ہے؟ آغاخانی فرقے کے لاکھوں مسلمان دوسرے مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو اسلامی معاشرے ہی میں شامل ہیں۔ حالانکہ ان کے عقائد و رسوم سوادِ اعظم سے بُعد بعید رکھتے ہیں۔ پھر خدا جانے ہمارے ہاں احمدیوں پر عوام کیوں چڑھ دوڑتے ہیں۔

مجھے تسلیم ہے کہ احمدیوں کے بعض عقائد سے عامۃ المسلمین کو شدید اختلاف ہے لیکن اس اختلاف کے اظہار کا جو طریقہ کراچی میں عوام نے اختیار کیا ہے۔ کیا وہ مولانا احتشام الحق۔ مولانا عبد الحامد بدایونی۔ مفتی محمد شفیع دیوبندی۔ مولوی ظفر احمد تھانوی اور دوسرے مقامی علما کے نزدیک اسلام کے احکام۔ اس کے اخلاق۔ اس کی تہذیب۔ اس کی روا داری سے کوئی دور کا بھی تعلق رکھتا ہے؟ آج دیوبندیوں یا وہابیوں یا شیعوں کے عقائد سے شدید اختلاف رکھنے والے مسلمان بھی اسی طرح ان کے جلسوں پر متشددانہ یورش کر دیں۔ تو کیا یہ علماء اس کو بالکل جائز اور تقاضائے اسلامی کے مطابق سمجھیں گے؟ اسلام نے کفار سے اختلاف کی حالت میں بھی یہ حکم دیا ہے کہ ادعُ الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن چہ جائیکہ ان لوگوں پر غنڈوں کی طرح یورش کر دی جائے جو اللہ کو ایک، رسول کو برحق، قرآن کو آخری کلام الٰہی مانتے ہیں۔ حشر نشر۔ جزا سزا کے قائل ہیں۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کو فرض عین سمجھتے ہیں۔ میرے نزدیک احمدیوں کے خلاف اس قسم کی شورش کی پشت پر بعض کٹ ملّاؤں اور احراریوں کا ہاتھ ہے جن کو عوام سے دنیا حلوہ مانڈا حاصل کرنے کے لئے جو ترکیبیں سوجھتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی کہ انہیں احمدیوں کے خلاف برانگیختہ کیا جائے۔

مجھے یہ سن کر بے حد صدمہ ہوا کہ کراچی کے بعض علماء کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے دیا جائیگا تو ان کا اطمینان ہو جائے گا۔ کیا فکر و نظر کی اس گمراہی اور مفاد اسلام کی اس بدخواہی کی بھی کوئی مثال مل سکتی ہے؟

اول اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ کل کلاں سنی مولویوں کی انگیخت پر عوام یہ مطالبہ نہ کریں گے کہ شیعوں کو بھی اقلیت قرار دے دیا جائے۔ حضور صاحب حالت میں بعض عقل کے اندھے شیعہ اپنی مجلسوں میں اپنے آپ کو خود ہی اقلیت کہنے کے عادی ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ آیا احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد انہیں جلسے کرنے کی اجازت نہ ہوگی؟ اسلام کی روا داری اور پاکستان کی اقلیت پروری کسی اقلیت سے ایسا سلوک کرنے کی روادار ہو سکتی ہے؟ آخر احمدیوں کو اقلیت قرار دے دینے سے ان نام نہاد علماء کا مطلب کیا ہے؟ اب تو اسمبلیوں میں کوئی احمدی منتخب ہو کر نہیں آ سکتا۔ اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد وہ حسب تناسب اپنے لئے علیحدہ نشستوں کا مطالبہ کریں گے اور ووٹ کر اسمبلیوں میں بیٹھیں گے

خیر یہ بحث تو بیچ میں یونہی آ گئی۔ سوال قانون و انتظام کی حفاظت کا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس قسم کے تشدد آمیز مظاہروں کو پوری شدت سے دبا دے خواہ وہ کسی مذہبی فرقے کے خلاف ہوں یا سیاسی جماعتوں کے خلاف کئے جائیں۔ اگر اس غنڈے پن کا سلسلہ بڑھ گیا تو مجھے اندیشہ ہے

(دم) کہ اس کے نتائج نہایت خوفناک ہوں گے اور پاکستان کا امن و امان۔ اس کا اتحاد اور اس کی سالمیت تباہ ہو جائے گی۔

تحریکِ جدید کے جہاد میں ایک واقفِ زندگی کی شاندار ادائیگی

تحریک جدید کے واقف زندگی شیخ عبد الحق صاحب ڈرائیور ہیں۔ ان کا اپنا وعدہ ۱۸۱/ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا ۴۱/ سال ۱۸ میں تھا۔ انہوں نے ۲۲۷/ کی رقم تحریک جدید میں کے ابتداء میں داخل کر کے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ تحریک جدید کے چندے پہلے چھ ماہ میں ادا کرنا ہی بہتر یا وقت ہے۔ اس اقدام میں جہاں احباب حضور کی دعا اور حضور کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں وہاں وہ ابتدائے سال میں ادا کرنے کے سبب سابقون میں آ جاتے ہیں اور تحریک جدید کو بھی زیادہ فائدہ پہونچاتے اور خود بھی سارا سال ثواب حاصل کرتے رہتے ہیں۔ پس اگر آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا تو فوری توجہ کر کے اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں۔

یہ بھی گذارش ہے کہ ڈرائیور صاحبان اپنے بھائی کی قربانی دیکھ کر اپنے وعدوں میں اضافہ فرمائیں۔ یہ وعدہ ان کی ماہوار آمد سے دوگنا سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ شیخ صاحب نے یہ بھی حضور میں پیش کیا کہ میں سال ۱۹ کی رقم بھی اسی سال پیشگی داخل کرنا چاہتا ہوں۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے کہ میں اس سے بڑھ کر پیشگی سال ۱۹ کیلئے پیش حضور کر سکوں سال ۱۹ کا چندہ پیشگی ہر مجاہد کو اجازت ہے۔ کئی دوست ہیں جو پیشگی داخل کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ وہ سال ۱۸ ادا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ سال ۱۹ بھی داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال احباب تحریک جدید کے چندے ۳۱ مئی تک سو فیصدی داخل کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ضروری تصحیح

(۱) اخبار الفضل میں اب تک مختلف حلقہ جات اور جماعتوں کے بجٹ حصہ آمد۔ چندہ عام و جلسہ سالانہ اور ان کے مقابل پر سال بھر کی وصولی اور بقایا شائع ہوتے رہے ہیں۔ ابھی بعض حلقہ جات کے نام شائع نہیں ہوئے جو چند دنوں تک شائع ہو جائیں گے۔ اس میں ایک غلطی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ اس امر کی وضاحت نہیں کی گئی کہ بجٹ اور وصولی اور بقایا کس سال کا ہے۔ سو عرض ہے کہ یہ بجٹ حصہ آمد۔ چندہ عام وصیت ودیت اور چندہ جلسہ سالانہ سال ۱۹۵۱-۵۲ء کا ہے۔ اسی سال کی وصولی ہے اور اسی سال کا بقایا ہے۔ نظارت بیت المال

(۲) الفضل ۲۵ مئی صفحہ ۳ پر یادرفتگاں کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں کالم ۴ سطر ۳ میں "مرحوم زندگی" شائع ہو گیا۔ دراصل "محروم زندگی" ہے۔ احباب تصحیح فرمائیں۔

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے والد بزرگوار راجہ علی محمد صاحب کئی روز سے بیمار ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ راجہ باسط احمد کچہری روڈ گجرات

(۲) ۲۰ مئی سے لاکالج کے ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ اور ایل۔ ایل۔ بی کے امتحانات شروع ہو چکے ہیں۔ جن میں کئی طلباء شامل ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے سب کی طرف سے کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے عبد السمیع نون لا کالج لاہور

(۳) میری اہلیہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور سالی سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔ دوست ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید شرافت حسین صاحب نیو احمدیہ فرنیچر سٹور کراچی۔

(۴) خاکسار کے والد بزرگوار عبد الرحیم خان ایک عرصہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد القدیر خان سرگودھا۔

(۵) میرے لڑکے عزیزم دلدار احمد نے ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل کا امتحان لاہور کالج سے دیا۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد حیات مدرس بھابڑا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

(۶) عزیزم حبیب احمد کمال الدین ابن جناب مولوی روشن الدین صاحب واقف زندگی مسقط اور عزیزم نصیر احمد صاحب ابن جناب مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی کارکن دفتر حفاظت مرکز ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ کالی کھانسی بیمار ہیں اور اول الذکر کو پیچش اور بخار بھی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے والدین سخت پریشان ہیں۔ ہر دو کی صحت یابی کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

نذیر احمد سیالکوٹی لاہور چھاؤنی

تلاوت قرآن مجید اور شہر رمضان

از مکرم غلام رسول صاحب چک ۳۵ تعلیم الاسلام کالج لاہور

قرآن مجید کا نزول رمضان شریف کے مہینہ میں شروع ہوا تھا۔ اس وجہ سے اس مہینہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر تلاوت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام اس ماہ میں کثرت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے کچھ ظاہری آداب ہیں کچھ باطنی۔ اس مضمون میں ظاہری اور باطنی آداب بدیہ قارئین الفضل پیش کرتا ہوں۔

تلاوت قرآن مجید کے ظاہری آداب تین ہیں۔

اوّل۔ چونکہ ظاہر کو باطن تک اثر پہنچانے میں بہت دخل ہے۔ اس لئے جب ظاہری صورت احترام کی پیدا کی جائے گی۔ تو قلب میں بھی احترام پیدا۔ ہو جائے گا

ظاہری احترام کی صورت یہ ہے۔ کہ وضو کر کے نہایت سکون کے ساتھ گردن جھکائے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیئے۔

دوم۔ رات کے وقت مسجد میں نماز کی حالت میں کلام اللہ زیادہ پڑھنا چاہیئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑھے گا۔ اس کو ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں ملیں گی۔ اور نماز بیٹھ کر قرآن شریف پڑھنے والے کو پچاس نیکیاں اور نماز کے سوا دوسری حالت میں پچیس۔ قرآن مجید کو نماز میں ختم کرنے کا بہتر طریق یہی ہے کہ آدمی تراویح پڑھنے کا کسی مسجد میں اہتمام کرے۔

سوم:۔ تلاوت کی مقدار کا لحاظ رکھنا چاہیئے ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ انسان اس قدر جلدی پڑھے کہ سمجھ ہی نہ سکے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔ بغیر سوچ سمجھ کے پڑھنا گستاخی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین دن سے کم میں کلام مجید کو ختم کرنا مکروہ گردانا ہے

تلاوت کلام اللہ کے باطنی آداب

اوّل۔ جس طرح قرآن مجید کے الفاظ کو ہاتھ لگانے کے لئے طہارت اور وضو کی ضرورت ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کے باطنی معارف اور حقائق سمجھنے کے لئے قلب کی طہارت اور تمام اخلاق رذیلہ سے پاکیزگی لازمی ہے۔ جو قلب باطنی گندگی اور نجاست میں آلودہ ہے۔ وہ کلام پاک کے حقائق کیسے سمجھ سکے گا۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ لایمسہ الا المطہرون۔

دوم۔ اگر آدمی قرآن شریف کے معنی سمجھ سکتا ہے۔ تو کوئی آیت بھی بلا سمجھے تلاوت نہ کرے۔ کیونکہ ترتیل جس کا قرآن مجید میں حکم ہے۔ تدبر سے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی کا قول ہے۔ اس تلاوت سے کیا فائدہ۔ جس کے سمجھنے سے واسطہ نہ ہو۔

انسان کو ختم قرآن مجید کی تعداد بڑھانے کا خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ انسان کے لئے وہی آیت برکت اور فضل کا موجب ہو سکتی ہے۔ جو سمجھ اور سوچ کر تلاوت کی جائے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ رسول کریم نے ایک دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بیس دفعہ دہرایا۔ حضرت ابو ذر رضی فرماتے ہیں۔ کہ ایک رات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام رات ایک ہی آیت کو بار بار پڑھا۔ وہ آیت یہ تھی۔ ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم۔

ایک عارف فرماتے ہیں۔ کہ میں ہر ہفتہ میں ایک دفعہ قرآن کریم ختم کرتا ہوں۔ ایک ختم ایسا ہے جو ہر مہینہ میں اور ایک ایسا ہے جس کو سال بھر میں ختم کرتا ہوں۔ ایک تلاوت ایسی بھی ہے جس کو تین سال سے شروع کر رکھا ہے

یہ فرق ظاہر ہے کہ غور و تدبر سے ہی ہوتا ہے کیونکہ انسان کا دل ہر وقت یکساں نہیں رہتا۔ اور نہ ہمیشہ مساوی درجہ غور و فکر کا عادی ہوتا ہے

سوم:۔ اس فہم اور تدبر کی حالت مذکورہ میں معرفت الٰہی کی گوناگوں شاخوں سے پھل اور پھول بھی چنتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر پھل کے لئے جدا شاخ اور ہر جوہر کے لئے جدا معدن ہے۔ جہاں موتی پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں تریاق کی تلاش کرنا فضول ہے۔ جہاں مشک و عود دستیاب ہوتا ہے۔ وہاں موتیوں کی جستجو بے فائدہ۔ اسی طرح قرآن شریف کی آیتوں میں جس قسم کا تذکرہ ہو۔ اسی قسم کا عرفان حاصل کرنا چاہیئے مثلاً جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات و صفات یا افعال کا تذکرہ فرمایا ہے۔ وہاں سے حق تعالےٰ کی عظمت و جلال کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے جس جگہ راہ مستقیم کی تعلیم مذکور ہو۔ وہاں رحمت و کرم اور فضل و حکمت کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے۔ جہاں کافروں کے ہلاک کرنے کا بیان ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ کی بے نیازی اور غلبہ و قہر کی صفت معلوم کرنی چاہیئے

چہارم: آیات کلام الٰہی سے صرف معرفت ہی کے حاصل کرنے پر اکتفا نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ تلاوت کے ساتھ ساتھ انسانی جسم پر جس قسم کا مضمون ہو۔ ویسا ہی اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ مثلاً ایسی آیت ہو جس میں رحمت کا ذکر اور مغفرت کا وعدہ ہو۔ تو جسم پر خوشی اور مسرت کی حالت پیدا ہونی چاہیئے اگر غضب اور عذاب الٰہی کا تذکرہ ہو۔ تو جسم لرزا اٹھے۔ غرض جس آیت میں جیسا مضمون ہو اسکے مطابق ایک خاص حالت پیدا ہو جائے۔

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد

صیغہ نشر و اشاعت ہر ہفتہ ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع کر کے ہزاروں غیر احمدیوں کو براہ راست بذریعہ ڈاک بھیجتا ہے۔ اور اسکے علاوہ جماعتہائے احمدیہ کو بھی ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ یہ کام زد کثیر چاہتا ہے۔ صیغہ نشر و اشاعت مشروط بآمد صیغہ ہے۔ یعنی احباب جماعت کی مالی امداد سے ہی ٹریکٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب جس قدر زیادہ مالی امداد فرمائیں گے۔ اسی قدر ٹریکٹ زیادہ تعداد میں شائع کئے جاسکیں گے۔

گذشتہ مہینوں میں مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ جن دوستوں نے اس صیغہ کی امداد فرمائی ان کے اسماء مع رقم درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دے انہوں نے حالات اور ضرورت کو سمجھتے ہوئے اس نہایت اہم صیغہ کی امداد فرمائی۔

دوسرے دوستوں سے درخواست ہے کہ اس صیغہ کی فراخدلی سے امداد فرمائیں تا یہ صیغہ ان نہایت اہم مضامین کو جلد از جلد وسیع پیمانہ پر شائع کر سکے۔ جو رقم موجود نہ ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکے۔

نمبر شمار	حوالہ رسید	نام	رقم
۱	[illegible] / ۶-۲-۵۲	جماعت احمدیہ بدین سندھ	۲۰/-/- روپے
۲	نمبر ۴۱ / ۱۵-۲-۵۲	مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب حیدرآباد سندھ	۱۱/۴/- ؍؍
۳	۴۲ / ۷-۳-۵۲	مکرم سردار رضا خاں صاحب سب انسپکٹر سانگھڑ سندھ	۲/-/- ؍؍
۴	۴۳ / ۷-۳-۵۲	مکرم منشی اختر علی صاحب ؍؍ ؍؍	۱/-/- ؍؍
۵	نمبر ۴۴ / ۸-۳-۵۲	مکرم ماسٹر عبدالغنی صاحب ؍؍ ؍؍	۵/-/- ؍؍
۶	نمبر ۴۵ / ۸-۳-۵۲	عزیزم حبیب الرحمٰن صاحب ؍؍	۱۰/-/- ؍؍
۷	۴۶ / ۱-۴-۵۲	مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چنبڑ سندھ	۵/-/- ؍؍
۸	[illegible] / ۲۵-۴-۵۲	مکرم کلو خاں صاحب میرپور خاص ؍؍	۱/-/- ؍؍
۹	نمبر ۴۸ / ۲۵-۴-۵۲	مکرم سلیم اللہ خاں صاحب ؍؍ ؍؍	۱/-/- ؍؍
۱۰	نمبر ۴۹ / ۲۵-۴-۵۲	مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۱/-/- ؍؍
۱۱	نمبر ۵۰ / ۲۵-۴-۵۲	مکرم چوہدری نفیر احمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۲/-/- ؍؍
۱۲	نمبر ۵۱ / ۲۵-۴-۵۲	مکرم ابو الخیر صاحب صدیقی میرپور خاص سندھ	۵/۰/۰ ؍؍
۱۳	نمبر ۵۲ / ۲۶-۴-۵۲	مکرم مولوی شوکت حسین صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱/-/- ؍؍

(ناظر دعوة و تبلیغ)

جامعہ نصرت کالج ربوہ میں داخلہ

میٹرک کے نتائج شائع ہو چکے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو اعلےٰ تعلیم کے لئے جامعہ نصرت میں بھجوائیں۔ جہاں مروجہ تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم کا بھی نہایت اعلےٰ انتظام ہے۔ داخل ہونے والی طالبات کو فوراً اپنی درخواستیں کالج کے چھپے ہوئے فارموں پر مع پروویژنل سرٹیفکیٹ کے بھجوا دینی چاہئیں۔ پراسپکٹس اور فارم پرنسپل جامعہ نصرت کالج کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں . . . .

۲۷ مئی سے باقاعدہ کلاسز شروع ہیں۔ - - - - - - - - - - - -

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ . . . .

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت کالج ربوہ)

تہجد کی عادت

"رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ احادیث میں مذکور ہے کہ رمضان المبارک کی آمد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کا خاص طور پر اہتمام فرماتے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو مشعل راہ بناتے ہوئے خدام کو ان مبارک ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تہجد کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور ان ایام میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے خاص طور پر دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے (مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ)

امت محمدیہ میں امکان نبوت کا ثبوت

(بقیہ صفحہ)

یکون نبی (کنوز الحقائق) . کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس امت (امت محمدیہ) میں افضل ہیں سوائے اس کے (اس امت میں) کوئی نبی ہو . (تو پھر اس نبی سے افضل نہیں ہوں گے)

اس حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ کے اندر نبی کے آنے کے لئے استثناء موجود ہے . پس صاف ظاہر ہے . کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک آپ کے بعد نبوت مطلقہ بند نہیں . بلکہ آپ کی امت سے ایک ولی مقام نبوت پا سکتا ہے

امید ہے کہ جناب مولانا سید امیر حسین صاحب ان احادیث کو جن میں لانبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں . میری ان پیش کردہ استثناء والی روایتوں کی روشنی میں پڑھیں گے . اور ہمارے مسلک پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے .

اگر انہیں ہماری یہ حدیثیں اس وجہ سے مسلم نہ ہوں . کہ یہ اہل السنت کی کتابوں میں آئی ہیں . تو کم از کم اتنا تو ان کو اپنی عالمانہ شان کو مدنظر رکھ کر تسلیم کرنا چاہیے . کہ اہل السنۃ کی روایات کے مطابق ہمیں یہ مسلک اختیار کرنے کا حق حاصل ہے . اگر اس سچائی کے اظہار کرنے کے لئے وہ تیار ہوں . تو پھر شیعہ روایات کے لحاظ سے بھی میں ان کی خدمت میں اپنے مسلک کی تائید میں چند معروضات پیش کروں گا . انشاء اللہ .

محققین ائمہ و علماء کا مسلک

میں نے اپنا جو مسلک اس جگہ پیش کیا ہے . اس کی تائید اہل السنت کے محققین کے اقوال سے بھی ہوتی ہے . چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی . ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی .

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

کہ ان احادیث کے معنی یہ ہیں . کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا . جو آپ کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو . بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا . وہ آپ کی شریعت کے حکم کے ماتحت ہو کر آئے گا .

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں . وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۲)

کہ لانبی بعدی اور لا رسول بعدی سے مراد یہ ہے . کہ کوئی شریعت لانے والا نبی میرے بعد نہیں ہوگا .

نواب صدیق حسن خاں صاحب اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲ پر فرماتے ہیں :-

حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے . ہاں لانبی بعدی آیا ہے . جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں . کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا .

ان اقوال سے ظاہر ہے . کہ احادیث مشتمل بر الفاظ لانبی بعدی کی تشریح میں دوسری احادیث نبویہ کی روشنی میں میں نے جو مسلک پیش کیا ہے . اس مسلک کے موید محققین ائمہ و علمائے اہل السنۃ بھی ہیں . ہم یہ مسلک اختیار کرنے کے لئے اس لئے بھی مجبور ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت محمدیہ میں ظاہر ہونے والے مسیح موعود کو نواس بن سمعان والی روایت میں چار دفعہ نبی اللہ قرار دیا ہے . (ملاحظہ ہو صحیح مسلم) اور بخاری شریف کی روایت میں اس مسیح کو امامکم منکم کہہ کر امت محمدیہ کا ایک فرد قرار دیا ہے . ان دونوں حدیثوں کو سامنے رکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ حدیث لانبی بعدی کی موجودگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت محمدیہ کے اندر ایک نبی کے ظہور کی خود پیشگوئی فرمائی ہے .

اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا . کہ لانبی بعدی الا ماشاء اللہ اور ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی کی حدیثوں میں استثناء بطور فرض کے نہیں . بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقینی طور پر جانتے تھے . کہ آپ کی امت میں ایک امتی نبی ضرور ظاہر ہونے والا ہے . لہٰذا یہ استثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امکان نبوت فی الامۃ کے پیش نظر کیا ہے . تا کوئی شخص لانبی بعدی کے الفاظ سے یہ مغالطہ نہ کھا جائے . کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں بھی باب النبوۃ علی الاطلاق اور من کل الوجوہ بند ہے .

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

میٹرک پاس طلباء متوجہ ہوں

وہ طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے یا اس سے قبل میٹرک پاس کر چکے ہیں . اور انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے . یا اب وقف کرنا چاہتے ہوں . اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع ...

جون ۵۲ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

(۱۰ جولائی ۱۹۵۲ء تک)

(۲)

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۱۵۵	خواجہ محمد شفیع صاحب	۳۰ جون
۲۳۴۱۷	ڈاکٹر حسن صاحب	″
۲۳۵۲۳	عبدالوحید خاں صاحب	″
۲۲۵۲۸	چوہدری محمد عبداللہ صاحب عطاء اللہ صاحب	″
۲۳۴۹۰	جمعدار غلام رسول صاحب	″
۲۱۳۹۸	فاطمہ بانو صاحبہ	″
۲۳۸۶۰	محمد یوسف محمد دین صاحب	″
۲۳۵۷۵	غلام محمد صاحب	″
۲۳۰۰۲	چوہدری محمد دین صاحب	″
۲۴۳۰۶	ملک شیر محمد صاحب	″
۲۴۳۰۸	چوہدری محمد سلیم صاحب	″
۲۰۵۳۱	فضل احمد صاحب	″
۲۱۰۵۲	اللہ رکھا صاحب	″
۲۱۶۸۲	اللہ دتا صاحب	″
۲۳۰۹۴	میاں غلام محمد صاحب	″
۲۴۱۰۱	چوہدری نذیر احمد صاحب	″
۲۳۹۸۶	منشی خیر الدین صاحب	″
۲۴۱۲۷	ماسٹر اللہ دتا صاحب	″
۲۴۱۳۳	مولوی محمد صدیق صاحب	″
۲۴۱۳۴	نور محمد صاحب	″
۲۴۱۳۶	سردار فیض اللہ خاں صاحب	″
۲۴۱۴۱	ڈاکٹر محمد رفیع صاحب	″
۲۴۱۴۵	اسلم جنرل سٹور	″
۲۳۴۱۴	عبدالرحمٰن صاحب	″
۲۳۹۴۹	محمد رشید الدین صاحب	″
۲۳۳۹۰	حوالدار ملک عبدالمالک صاحب	″
۲۳۸۴۲	حکیم محمد دین صاحب بمبئی	۲۵ مئی ۵۲ء
۲۳۳۳۹	چوہدری محمد شریف صاحب	۲ جولائی
۲۳۹۷۹	محمد سلیمان صاحب	۲ جولائی
۲۳۸۸۲	چوہدری غلام احمد صاحب	۵ ″
۱۴۵۸۳	برکت علی صاحب	۷ ″
۲۴۱۶۱	سید صفدر علی صاحب	۲ ″
۲۴۳۱۴	حکیم عبدالعزیز صاحب	۵ ″
۲۳۳۱۹	محمد لطیف صاحب مرزا	۷ ″
۲۳۹۸۳	خواجہ محمد عبداللہ صاحب	۲ ″
۲۴۳۸۴	چوہدری ارشاد الحق صاحب	۲ ″
۲۴۳۱۳	محمد احمد صاحب	۱۴ جون
۲۴۳۱۵	مولوی عبدالسبوح صاحب	۱۱ ″

اعلان نکاح

"ملک نذیر احمد صاحب پشاوری ولد ملک مشتاق احمد صاحب مرحوم درویش قادیان کا نکاح مسماۃ نجم النساء بیگم صاحبہ بنت واحد حسین صاحب محلہ پورب سرائے مونگھیر کے ساتھ مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۶ ہش کو مسجد اقصیٰ میں پڑھا . اللہ تعالیٰ اس رشتہ جانبین کے لئے مفید اور بابرکت بنائے . آمین"

(خاکسار محمود احمد خاں درویش قادیان)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے."

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلم کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں . ان کے پتہ روانہ فرمایئے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

... مدد فرمائیں . تاکہ ان کے متعلق ضروری کارروائی کی جا سکے (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہنگامۂ کراچی کے واقعات اسقدر شرمناک ہیں کہ کوئی شخص تردید کی جرأت نہیں کرسکتا

اگر غیر منقسم ہندوستان کی فرقہ وارانہ روایات کو دہرایا گیا تو پاکستان کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے گی

جماعت احمدیہ کراچی کے سالانہ جلسہ میں گڑبڑ پھیلانے والوں کی مذمت میں اخبار "نئی روشنی" کا مقالہ

کراچی کے اخبار "نئی روشنی" نے اپنی ۲۵ مئی ۵۲ء کی اشاعت میں ہنگامہ کراچی پر حسب ذیل الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:-

"۱۷ مئی اور ۱۸ مئی کو کراچی میں فرقہ احمدی کے جلسے منعقد ہوئے۔ ان جلسوں میں جو ناخوشگوار واقعات پیش آئے وہ اس قدر شرمناک ہیں کہ کوئی پاکستانی تردید کی جرأت نہیں کرسکتا۔

فرقہ احمدیہ آج سے نہیں برسوں سے اس برعظیم ہندو پاکستان میں موجود ہے اور اس فرقہ کے قائم وجود میں آنے سے لے کر آج تک سینکڑوں مناظرے احمدیوں اور عام مسلمانوں کے درمیان ہوئے۔ اختلافات پیدا ہوئے۔ سوال و جواب کے سلسلے جاری ہوئے لیکن کسی کوئی غیر سنجیدہ یا تکلیف دہ قسم کا حادثہ پیش نہیں آیا بلکہ ہر موقعہ پر نظم و ضبط کا خیال رکھا گیا۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

احمدیوں کے متذکرہ جلسہ سے کچھ ہی دن قبل آرام باغ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں فرقہ احمدی کے خلاف انتہائی زہر افشانی کی گئی تھی مگر ان جلسوں میں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو جلسہ کا نظم و ضبط برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ احمدیوں نے انتہائی صبر و سکون کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کو جاری رہنے دیا۔ کوشش یہ کی کہ ان کا کوئی فرد اس میں شریک نہ ہو اور اگر شریک ہوئے بھی تو نہایت صبر و سکون کیساتھ جلسہ کی کارروائی کو سنے۔ اس کے بالکل برخلاف احمدیوں کے جلسہ میں چند شرپسند عناصر نے مجمع کو مشتعل کرکے ایسے غیر قانونی ذرائع استعمال کرنے کی کوشش کی جو انتہائی شرمناک تصور ہوتے ہیں۔

ہم ان حضرات سے براہ راست مخاطب ہوکر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر ان میں مخالفانہ نظریات کو سننے کی جرأت نہیں تھی تو وہ جلسہ گاہ میں شرکت کی غرض سے گئے کیوں؟ اور یہ کہ کیا اختلافات کو مٹانے اور اپنے نظریات کو سمجھانے کا یہی طریقہ کار ہے کہ شہر میں بدامنی پھیلادی جائے اور دکانوں اور ہوٹلوں کو آگ لگادی جائے؟-

اسی ہنگامہ میں شیراز ریسٹورنٹ، احمدیہ فرنیچر مارٹ اور شاہنواز لمیٹڈ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ یہ سمجھ کر کہ یہ سارے ادارے احمدیوں کی ملکیت ہیں۔ ان اداروں کو آگ لگاکر عام مسلمانوں نے جس غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے اس کی مثال نہیں پیش کی سکتی۔

اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ حرکت پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کی گئی ہے۔ اور ہم وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کسی کا ہاتھ ہے یا عوام نے خود ایسا کیا ہے۔ لیکن صرف اس قدر کہا جاسکتا ہے کہ جو کچھ ہوا نہایت غیر ذمہ دارانہ ہے۔ ہمیں عوام کے جذبات کا احترام ہے لیکن ہم کسی ایسی حرکت کی اجازت نہیں دے سکتے جس سے پاکستان کا امن خطرہ میں پڑے۔ اور نہ ہی ہم یہ توقع رکھنا چاہتے ہیں کہ کوئی پاکستانی پاکستان میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

اس ناخوشگوار واقعہ سے کوئی اور نتیجہ برآمد ہو یا نہ ہو یہ تلخ حقیقت ضرور سامنے آتی ہے کہ کراچی میں ایک بھی ایسی شخصیت نہیں ہے جو عوام کو ایسے موقعوں پر صحیح راہ دکھاسکے۔

کراچی میں عوام کے محبوب قائدین کا کال شہید ملت کی یاد کو دوبارہ تازہ کر رہا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر آج قائد ملت خان لیاقت علی خان مرحوم زندہ ہوتے تو پولیس کو اشک آور گیس یا لاٹھی چارج کی ضرورت نہ پڑتی۔ ان کا صرف ایک "جملہ" عوام کے مشتعل جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کافی ہوتا۔ بلکہ ہم تو اسقدر کہنے کے لئے تیار ہیں کہ ان کی موجودگی میں ایسا واقعہ سرے سے رونما ہی نہ ہوسکتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے وہ ہمارے درمیان سے دانستہ طور پر ہٹا دیئے گئے۔ جن کے بعد ایسا ناخوشگوار واقعہ پیش ہوگیا ہے اور وہ بھی پاکستان کے دارالخلافہ میں جس کے متعلق یہ اندیشہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ آگ کہیں دوسرے شہروں میں نہ پہنچ جائے اس لئے کہ جو چیز مرکز سے شروع ہوتی ہے وہ دوسرے حصوں میں ضرور پھیلنے پھولنے کے مواقع تلاش کرتی ہے۔

ہمیں سب سے زیادہ حیرت تو اس امر پر ہے کہ مرکزی وزراء میں کسی نے اس واقعہ سے دلچسپی نہیں لی۔ یقیناً مرکزی کابینہ میں ایک دو شخصیتیں آج بھی ایسی موجود ہیں۔ جن کی قدر و منزلت عوام کی نظروں میں بے انتہا ہے۔ اور جن کو عوام کا اعلیٰ ترین اعتماد حاصل ہے۔ مگر اس وقت مسلم لیگ زندہ ہوتی "دسرکاری جماعت" نہ بن چکی ہوتی۔ تو ایسے موقعوں پر صدر مسلم لیگ کے فرائض نہایت اہم ہیں۔ مسلم لیگ کے پرسنے کا دکن آج اگر سید ان میں ہوتے۔ تو یقیناً پاکستان کی آج اس قدر رسوائی نہ ہوتی۔ افسوس کہ علمائے اسلام بھی اپنے گھروں میں بیٹھے رہے۔ بلکہ ہم تو اس خیال کے حامیوں میں سے ہیں۔ کہ اس واقعہ نے "مذہب اسلام" کو بدنام کیا ہے۔ کیونکہ آج عام مسلمانوں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ وہ کسی اختلافی نظریہ کو سننے کی اہلیت نہیں رکھتے . . . . . اور مخالفین کیلئے اب کیچڑ اچھالنے کا اچھا موقع فراہم کردیا گیا ہے۔ کیا ہم اپنی حکومت سے توقع رکھیں کہ وہ اس ناخوشگوار واقعہ کے سلسلہ میں نہایت سخت اقدامات سے بھی گریز نہیں کرے گی؟ اور اس فتنہ کے اٹھانے والوں کو انتہائی عبرتناک سزائیں دیکر ملک میں اس آگ کو پھیلنے سے روک دیگی۔ ہمیں خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان سے قوی توقع ہے کہ وہ اس "شر" کو کچلنے کیلئے ہر ذریعہ استعمال کریں گے۔ اور ان "مولویوں" کے فتنہ کا قلع قمع کردیں گے جنہوں نے غیر منقسم ہندوستان میں مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر مسلم خون کی ارزانی کا ثبوت دیا تھا — اگر پاکستان میں غیر منقسم ہندوستان کی فرقہ وارانہ روایات کو دہرایا گیا۔ تو ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ پاکستان برباد ہو جائے گا۔

عام مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جن شرپسندوں نے یہ حرکت کی ہے کیا انہوں نے احمدیت کے قلع قمع کرنے کا یہ صحیح راستہ اختیار کیا ہے؟ کہاں ہیں۔ مولینا مفتی محمد شفیع صاحب کدہر ہیں۔ سید سلیمان ندوی۔ مولانا احتشام الحق اور صدر پاکستان مسلم لیگ کہاں ہیں؟ یہ سب کیوں نہیں اس موقع پر پہنچے؟ اور کہاں ہیں کراچی مسلم لیگ کی صدارت کے امیدوار؟ اگر یہ سوچی سمجھی تجویز اور پروگرام نہیں ہے۔ تو برانگیختہ مسلمانوں کو کیوں نہیں سمجھایا گیا۔ کیا اس ہوائی حکومت کے پاس گیس مارنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ تھا

شرپسندوں کو سمجھانے کی ضرورت تھی۔ اگر ان کو کوئی عوامی شخصیت سمجھانے والی ہوتی۔ تو یہ ہنگامہ اس قدر شدید صورت اختیار نہ کرتا۔ ہم ان افراد کی جنہوں نے اس میں حصہ لیا اور جنہوں نے اس کا پروگرام بنایا سخت مذمت کرتے ہیں"

یونان اسرائیل کو تسلیم نہیں کریگا

دمشق ۲۵ مئی۔ یونانی وزیر خارجہ ایم سٹافاکیر دینیر ویلانے یہاں ارشاد کو بتایا۔ کہ یونان نے عرب ممالک سے بہتر خوشگوار تعلقات کی بنا پر اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کا ملک اپنے اس رویہ میں کبھی تبدیلی کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وزیر موصوف نے کہا۔ کہ اس بیش قیمت دوستی کو برقرار رکھ کر اور بڑھاکر یونان عرب ملکوں سے تجارتی اور دوسرے معاہدے کرے گا۔

عرب دنیا کا اتحاد ایک بڑی طاقت ہے اور انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ یہ اتحاد آئندہ پوری طرح برقرار رہے گا۔ اور اسے عالمی رائے عامہ کا پورا احترام حاصل رہیگا۔

ایم وینیز ویلا نے شام کے استحکام کو خراج تحسین ادا کیا۔ اور کہا کہ یونان بالعموم ساری عرب دنیا سے اور بالخصوص شام سے دوستانہ رابطوں میں منسلک ہے۔ ان کے موجودہ مشن کا بھی مقصد یہ ہے کہ ان رابطوں کو زیادہ استوار کیا جائے۔

یونانی وزیر خارجہ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ یونان کا شمار عرب اقوام کے دوستوں میں ہونا چاہیئے۔ اور یونان ضرورت کے وقت ان کا ساتھ دیگا۔ (ارشاد)

اسرائیل سے صلح نہیں ہوگی

عمان ۲۶ مئی۔ اردنی وزیر اعظم توفیق ابوالہدیٰ پاشا نے یہاں اعلان کیا ہے کہ اردن کی حکومت اسرائیل سے علیحدہ صلح کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۱۹ مئی کو اردن کے بیروت جانے پر جو افواہیں پھیل گئی تھیں اس کی تردید کرتے ہوئے وزیر اعظم نے یہ انکشاف کیا۔

مشرق وسطی میں قرضہ کی ضروریات کا مطالبہ

دمشق ۲۶ مئی: بین الاقوامی بنک کے ایک نمائندہ نے جو یہاں سے بیروت روانہ ہوگیا ہے۔ بتایا ہے کہ سے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ شامی۔ لبنانی۔ اردنی اور عراقی حکام سے وہ ان منصوبوں کی تکنیکی تفصیلات طلب کرے جن کیلئے انہوں نے بنک سے قرضہ طلب کیا ہے۔ نمائندہ نے بتایا کہ اسکے امریکہ واپس آنے پر ان منصوبوں کا مطالعہ کیا جائیگا